احادیث قدسیہ! ایک تعارف

مولوی محمد عمر رفیق

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے دو سلسلے جاری فرمائے: ایک کتاب اللہ اور دوسرا رجال اللہ، جس میں دوسرا درحقیقت پہلے ہی کی تشریح وتوضیح کا وسیلہ اور ذریعہ ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام، اللہ تعالیٰ کے کلام کی وضاحت کے لیے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر کلام وحی الٰہی ہی ہوتا ہے، اس کی شہادت خود اللہ پاک نے اپنے کلام میں دی ہے:

’’وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَإِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى‘‘۔ (النجم:۳،۴)

ترجمہ: ’’یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے۔ یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب جوامع الکلم بنا کر بھیجا گیا، یعنی ایسی احادیث جو معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں، چنانچہ حدیث میں وارد ہے:

’’عن أبی هريرة أنّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم قال: ’’فضلت علی الأنبياء بستٍ: أعطيت جوامع الكلم.....‘‘۔ (مسلم، ج:۱، ص:۱۹۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھ وجوہات سے فضیلت دی گئی: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انفاس والفاظ مبارکہ کی ایک اعلیٰ وارفع قسم وہ احادیث ہیں جن کے معانی‘ اللہ تعالیٰ کے ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ اس قسم کی احادیث کو ’’احادیث قدسیہ‘‘ یا ’’احادیث الٰہیہ‘‘ یا ’’احادیث ربانیہ‘‘ کہا جاتا ہے۔

شیخ محمد عوامہ نے اپنی کتاب ’’من صحاح الأحاديث القدسية‘‘ کے مقدمے میں لکھا ہے کہ: حدیث قدسی کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں دو نور جمع ہیں: ایک نور الٰہی اور دوسرا نور نبوی، چونکہ یہ احادیث ایک حیثیت سے اللہ ہی کا کلام ہیں، اس لیے ترغیب وترہیب کی زیادہ تاثیر رکھتی ہیں، ان احادیث میں عموماً اللہ تعالیٰ کی صفات جلالیہ وجمالیہ یا اس کے مقربین فرشتے یا اللہ تعالیٰ کے اس کے

www.banuri.edu.pk

بندوں کے ساتھ تعلق کا بیان ہوتا ہے۔ (ص:۶،۷، مکتبہ دار الیسر)

حدیث قدسی کی تعریف

۱:......علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۸۱۶ھ نے اپنی کتاب ''التعریفات'' میں حدیث قدسی کی تعریف یوں لکھی ہے:

''الحدیث القدسی هو من حیث المعنی من عند اللّٰه تعالٰی ومن حیث اللفظ من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، فهو ما أخبر اللّٰه تعالٰی به نبیه بإلهام أو بالمنام فأخبر علیه السلام عن ذٰلک المعنی بعبارة نفسه فالقرآن مفضل علیه لأن لفظه منزل أیضًا۔'' (باب القاف، ص:۸۴، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

''حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کے معانی ومفہوم اللہ کی طرف سے ہوں اور الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بصورت خواب یا الہام' اللہ نے القاء کیے ہوں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہو، البتہ قرآن کا درجہ اس سے بلند ہے کہ اس کے الفاظ بھی اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں۔''

۲:......علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''الحدیث القدسی إخبار اللّٰه تعالٰی نبیه علیه الصلاة والسلام معناه بإلهام أو بالمنام، فأخبر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن ذٰلک المعنی بعبارة نفسه۔''

(الإتحافات السنیة بالأحادیث القدسیة للمناوی، مقدمہ، ص:۲، ط: دار المعرفة بیروت، لبنان)

''حدیث قدسی وہ خبر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام یا خواب کے ذریعہ دی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہو۔''

۳:......ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث قدسی کی تعریف میں فرماتے ہیں:

''وقال ملا علی القارئ علیه رحمة الباری: الحدیث القدسی: مایرویه صدر الرواة وبدر الثقات علیه أفضل الصلوات وأکمل التحیات عن اللّٰه تبارک وتعالٰی تارةً بواسطة جبرائیل علیه السلام وتارة بالوحی والإلهام والمنام مفوضًا إلیه التعبیر بأی عبارةٍ شاء من أنواع الکلام''۔ (أیضا ص:۳)

''حدیث قدسی اسے کہتے ہیں جسے راویوں کے سردار اور ثقات کے منبع واصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہو، خواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے، یا وحی، الہام یا خواب کے ذریعہ، جس کی تعبیر کا اختیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے، وہ جن الفاظ سے چاہیں بیان کریں۔''

۴:......اور شیخ محمد عوامہ نے اس تعریف کو اختیار کیا ہے:

www.banuri.edu.pk

’’حدیث قدسی وہ صریح قول ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جل شانہ سے روایت کریں‘‘۔

شیخ کی اس تعریف کو راجح قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تعریف دیگر تعریفات کے مقابلے میں زیادہ اختصاص کی حامل ہے، اس لیے کہ اس میں حدیث قدسی کا قول باری تعالیٰ ہونا ضروری ہے، فعل باری کی حکایت اس سے خارج ہے، اور قول بھی صریح ہو، ورنہ حدیث قدسی نہ ہوگی، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’أوحی إليّ أنكم تفتنون في قبوركم مثل أو قريب من فتنة المسيح الدجال‘‘۔

(بخاری، ج:۱، ص:۴۴۱، قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: ’’مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم لوگوں کو تمہاری قبروں میں دجال کے فتنے جیسی سخت آزمائش ہوگی‘‘۔

اس جیسی احادیث شیخ محمد عوامہ کے نزدیک حدیث قدسی نہیں۔

کیا حدیث قدسی کے الفاظ ومعنی دونوں منجانب اللہ ہیں یا الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے استعمال کردہ ہیں؟

گزشتہ تعریفات سے ظاہر ہے کہ اکثر علماء کا رجحان دوسرے قول کی طرف ہے اور بعض علماء کے نزدیک حدیث قدسی کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں، گویا یہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔

چنانچہ علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ’’الفتح المبين في شرح الأربعين‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’اعلم أن الكلام المضاف إليه تعالیٰ أقسام ثلاثة‘‘۔

ان کی مکمل عبارت کا خلاصہ:

جس کلام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو، اس کی تین اقسام ہیں:

۱:- قرآن کریم: یہ سب سے اعلیٰ ہے اور صفت اعجاز سے متصف ہے۔

۲- انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتب تحریف سے قبل۔

۳:- احادیث قدسیہ: یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی اور غیر متواتر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نسبت اللہ کی طرف کی ہے، لہٰذا یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ (الحدیث الرابع والعشرون، ص:۲۳۴، مکتبہ دار المنہاج)

اور ’’الإتحافات السنية‘‘ کے خاتمہ میں امیر حمید الدین کے فوائد میں قرآن کریم اور احادیث قدسیہ کے درمیان کئی فروق کے ضمن میں منقول ہے کہ:

’’پانچواں فرق قرآن کریم اور احادیث قدسیہ کے درمیان یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ لازمی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں، برخلاف حدیث قدسی کے کہ اس میں جائز ہے کہ اس کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہوں‘‘۔

گویا حدیث قدسی کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے بھی ہوسکتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی۔ (خاتمہ، ص:۱۹۰، الإتحافات السنیۃ لعلامہ محمد المدنی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ، ط: دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدرآباد دکن، ۱۳۵۸ھ)

www.banuri.edu.pk

بہرحال جمہور کا مذہب یہ ہے کہ الفاظ نبی اکرم ﷺ کے ہی ہوتے ہیں، چنانچہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ ''مشکاۃ المصابیح'' کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

''والحدیث القدسی: إخبار اللّٰہ تعالیٰ نبیہ علیہ الصلاۃ والسلام معناہ بإلھام أو بالمنام فی خبر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذٰلک المعنی بعبارۃ نفسہ''۔ (ج:۱،ص:۱۴۸-۱۴۹)

''حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو الہام یا خواب کے ذریعے بتائے اور پھر آپ ﷺ نے اپنی امت کو تعبیر میں خبر دی۔

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقاۃ المفاتیح'' میں یہ فرماتے ہیں کہ:

''الفرق بین القرآن و الحدیث القدسی أن الأول یکون بإلھام أو منام أو بواسطۃ ملک بالمعنی، فیعبرہ بلفظہ و ینسبہ إلی ربہ والثانی لا یکون إلا بإنزال جبریلؑ باللفظ المعین۔'' (ج:۱،ص:۹۵)

''حدیث قدسی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ حدیث قدسی کے معانی الہام یا خواب یا فرشتہ کے ذریعہ سے حضور ﷺ کو بتائے جاتے ہیں اور حضور ﷺ اپنے الفاظ سے اس کو بیان کرتے ہیں اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے، اور قرآن معین الفاظ کے ساتھ جبریل علیہ السلام کے واسطے سے ہی نازل ہوتا ہے۔''

اور علامہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (کمامر)

جمہور کے نزدیک احادیث قدسیہ کی نسبت اللہ کی طرف ایسی ہی ہے جیسے کہ کسی شعر کی وضاحت کرتے ہوئے یوں کہا جاتا ہے کہ شاعر کہتا ہے، اور قرآن پاک کی کسی آیت کی تفسیر و معانی بیان کرتے وقت یوں کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ نہیں ہوتے، اسی طرح احادیث قدسیہ میں معانی و مضمون تو اللہ کی جانب سے ہے اور تعبیر نبی اکرم ﷺ کی جانب سے ہے۔

احادیث قدسیہ اور قرآن کریم میں فرق

گزشتہ تعریفات اور علما کے اقوال کے نتیجہ میں قرآن اور حدیث قدسی میں چند فرق ظاہر ہوتے ہیں:

۱:......قرآن کریم کے الفاظ معجز ہیں اور حدیث قدسی میں اعجاز نہیں۔

۲:......قرآن کریم: جبریل علیہ السلام کے واسطے سے نازل ہوا، جبکہ احادیث قدسیہ بلا واسطہ بھی نازل ہوئیں ہیں۔

۳:......قرآن کریم متواتر نقل ہوتا ہوا آیا ہے اور ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ ہے، جبکہ حدیث قدسی میں تواتر شرط نہیں۔

۴:......قرآن کریم کی روایت بالمعنی جائز نہیں اور حدیث قدسی کی جائز ہے۔

۵:......قرآن کریم کو بلا طہارت چھونا جائز نہیں، نیز جنبی اور حائض کے لیے اس کی تلاوت جائز نہیں، جبکہ حدیث قدسی کے لیے یہ احکام علی اللزوم نہیں۔

۶:......نماز میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے، حدیث قدسی کی تلاوت نماز میں جائز نہیں۔

۷:......احادیث قدسیہ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی ہوتی ہے، جبکہ قرآن کریم کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔

۸:......قرآن پاک کی کتابت دورِ نبوی میں ہوئی اور احادیث قدسیہ کی بعد میں ہوئی۔

۹:......جمہور علماء کے نزدیک حدیث قدسی کے الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، جبکہ قرآن کریم میں الفاظ اور معانی دونوں منجانب اللہ ہیں۔ (الإتحافات السنیۃ للعلامۃ محمد المدنی، خاتمہ، ص:۱۸۷ تا ۱۹۰)

احادیث قدسیہ اور احادیث نبویہ میں فرق

۱:......حدیث قدسی کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف ہی ہوتی ہے، جبکہ حدیث نبوی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی طرف ہوتی ہے۔

۲:......حدیث قدسی کے موضوعات عموماً خوفِ خدا، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے کلام پر مبنی ہوتے ہیں، اور احکام تکلیفیہ شاذ و نادر ہی بیان ہوتے ہیں، جبکہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں احکام تکلیفیہ کا بیان زیادہ ہے۔

۳:......احادیث قدسیہ کی تعداد احادیث نبویہ کی بنسبت بہت کم ہے۔

۴:......احادیث قدسیہ محض قولیہ ہی ہوتی ہیں، جبکہ احادیث نبویہ قولیہ اور فعلیہ دونوں ہوتی ہیں۔

احادیث قدسیہ کے چند اہم مجموعے

۱:......''**المقاصد السنیة فی الأحادیث الإلٰھیة**'' یہ کتاب علامہ علاء الدین علی بن بلبان (المتوفی:۶۸۴ھ) کی تصنیف ہے، جو ۱۴۰۸ھ میں مکتبہ دار التراث مدینہ منورہ اور دار ابن کثیر بیروت نے چھاپی ہے، اس میں کل سو احادیث جمع کی ہیں اور چند احادیث مناقب صحابہؓ اور حلیۂ رسول ﷺ کے متعلق جمع کی ہیں۔

۲:......علامہ ابن عربی الطائی المتوفی ۶۳۸ھ نے اپنی کتاب ''مشکوٰۃ الأنوار'' میں ۱۰۱/ احادیث قدسیہ نقل کی ہیں۔

۳:......علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے اپنی کتاب ''**الجامع الصغیر**'' میں ۶۶/ اور ''جمع الجوامع'' میں ۱۳۳/ احادیث قدسیہ جمع کی ہیں۔

www.banuri.edu.pk

۴:......''الأحادیث القدسیة الأربعینة''اس رسالے میں ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۰؍ احادیث جمع کی ہیں، یہ ۱۴۲۴ھ میں دارالبشائر الاسلامیہ بیروت سے، نذیر محمد مکتبی کی شرح ''الروضة البهية'' کے ساتھ چھپی ہے، تمام احادیث کو مختلف اجزا میں تقسیم کیا ہے۔

۵:......''الاتحافات السنية فی الأحاديث القدسية''یہ علامہ محمد عبدالرؤوف بن تاج العارفین المناوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۱ھ کی تصنیف ہے، اس میں ۲۷۲؍احادیث ہیں اور صحیح وغیر صحیح ہر قسم کی احادیث ہیں۔مکتبۃ التراث الاسلامی نے اس کو شیخ محمد منیر دمشقی کی شرح ''النفحات السلفية'' کے ساتھ چھاپا ہے۔

۶:......''الاتحافات السنية فی الأحاديث القدسية''یہ محمد المدنی الحنفی المتوفی ۱۲۰۰ھ کی تصنیف ہے، اس میں کل ۸۶۳ احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں، جو کل ۳؍ابواب پر مشتمل ہیں:

۱:- لفظ ''قال'' سے شروع ہونے والی احادیث۔

۲:- لفظ ''يقول'' سے شروع ہونے والی احادیث۔

۳:- ان کے علاوہ دیگر احادیث۔

۷:......''الأحاديث القدسية''یہ کتاب المجلس الاعلیٰ للشئون الإسلامیہ مصر کے ارکان نے مرتب کی ہے، اس کتاب میں تقریباً ۴۰۰؍احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور صحاح ستہ اور موطا امام مالک کی تخریج کی ہے، لیکن شیخ محمد عوامہ نے ان کی تالیف پر کئی اعتراضات کیے ہیں۔

۸:......مقدس باتیں، ترجمہ ''الأحاديث القدسية'' لأرکان المجلس الاعلیٰ۔ یہ ترجمہ ہمارے استاذ الاساتذۃ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے اور دارالتصنیف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے ۱۹۹۰ء میں چھپی ہے۔

۹:......''الصحيح المسند من الأحاديث القدسية''یہ مصطفیٰ عدوی کی تالیف ہے، اس میں ۱۸۵؍احادیث قدسیہ صحیحہ کو جمع کیا ہے، دارالصحابہؓ للتراث نے چھاپی ہے۔

۱۰:......''من صحاح الأحاديث القدسية''للشیخ محمد عوامہ۔مؤلف نے اس میں اپنی سخت شرط کے ساتھ ۱۰۰؍احادیث کو جمع کیا ہے، جو اکثر صحیحین کی روایتیں ہیں۔شیخ نے تخریج اور شرح کے ساتھ ساتھ غریب الحدیث پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔

۱۱:......''جامع الأحاديث القدسية''جو عصام الدین الصبابطی کی تالیف ہے، مؤلف نے تبویب کے ساتھ ۱۱۵۰؍احادیث جمع کی ہیں۔

۱۲:......''خدا کی باتیں'' مولانا سعید احمد دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔

☆☆☆